

بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے رکوع کرنے کا درست طریقہ



تاریخ: 25-09-2023

ریفرنس نمبر: Fsd-8531

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کوئی شخص بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو، تو رکوع کس طرح کرے؟ کچھ لوگ بہت زیادہ جھک جاتے ہیں، کچھ بہت کم جھکتے ہیں، شرعی رہنمائی فرمائیے اس میں رکوع کرنے کا درست طریقہ کیا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اولاً یہ یاد رہے! فرائض، واجبات اور سنتِ فجر میں قیام فرض ہے۔ ان نمازوں کو اگر بغیر کسی عذرِ شرعی کے بیٹھ کر پڑھیں گے، تو ادا نہیں ہوں گی، البتہ جو شخص کسی صحیح و شرعی عذر کی بنابری پڑھ کر نمازیں ادا کرے یا بلا عذر کوئی نفل نماز بیٹھ کر پڑھے، تو اس میں رکوع کرنے کا درست طریقہ یہ ہے کہ اتنا جھکے کہ پیشانی گھٹنوں کے مقابل یعنی سیدھ میں آجائے، اس سے زیادہ جھکنا کہ پیشانی زمین کو لگنے کے قریب ہو جائے یا سرین اٹھا کر بہت زیادہ آگے کی طرف بڑھ جانا اور جھکنا مکروہ ترزیبی و ناپسندیدہ عمل ہے، اس لیے کہ رکوع کا کم از کم درجہ یہ ہے کہ سرجھ کایا جائے اور اس کے ساتھ معمولی سی بیٹھ بھی جھکائی جائے اور حدِ اعتدال اور کامل طریقہ یہ ہے کہ پیشانی گھٹنوں کے مقابل میں آجائے، لہذا جو اندازِ حدِ اعتدال سے زیادہ ہو گا وہ عبث اور بے جا ہو گا، اس لیے اس سے

بچنا چاہیے۔ یہ بھی یاد رہے کہ جب کوئی عذر نہ ہو، تو نفل نماز بھی کھڑے ہو کر پڑھنی چاہیے کہ کھڑے ہو کر نفل نماز پڑھنا مطلقاً افضل ہے، خواہ وہ عشاء میں وتروں کے بعد کے نوافل ہوں یا کوئی اور نفل نماز ہو، نیز اس لیے بھی نفل کھڑے ہو کر پڑھنے چاہیے کہ بیٹھ کر نفل پڑھنے میں ثواب کھڑے ہو کر پڑھنے سے آدھارہ جاتا ہے۔

فرضیتِ قیام کے متعلق تنویر الابصار و درمختار اور عامة کتب فقهہ میں ہے: ”(و منها القیام فی فرض) و ملحق به کنذر و سنة فجر فی الاصح (ل قادر علیہ) و علی السجود“ ترجمہ: جو شخص قیام اور سجدے پر قادر ہو اُس پر فرض نماز میں اور اس نماز میں جو اس کے ساتھ لاحق ہے، جیسے منت کی نماز اور اصح قول کے مطابق سنت فجر میں قیام فرض ہے۔

(تنویر الابصار و درمختار، کتاب الصلاة، جلد 2، صفحہ 163، مطبوعہ کوئٹہ)

اور بلاعذر بیٹھ کر پڑھی گئی نمازنہ ہونے کے متعلق علامہ محمد بن ابراہیم حلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 956ھ / 1049ء) لکھتے ہیں: ”الثانية من الفرائض القیام ولو صلی الفریضة قاعداً مع القدرة علی القیام لا تجوز صلوته بخلاف النافلة“ ترجمہ: فرائض نماز میں سے دوسرا فرض قیام ہے اور اگر کوئی شخص قیام پر قدرت کے باوجود بیٹھ کر نماز ادا کرے، تو اس کی نماز جائز نہیں، برخلاف نفل نماز کے (کہ وہ بلاعذر بیٹھ کر بھی جائز ہے)۔

(غنية المتملى شرح منية المصلى، صفحہ 261 مطبوعہ سہیل اکادمی، لاہور)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1367ھ / 1947ء) لکھتے ہیں: ”فرض و وترو عیدین و سنت فجر میں قیام فرض ہے کہ بلاعذر صحیح بیٹھ کر یہ نمازیں پڑھے گا، نہ ہوں گی۔“ (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 510، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اور بیٹھ کر رکوع کرنے کا طریقہ بیان کرتے ہوئے علامہ ابن عابدین شامی دمشقی رحمۃ اللہ

تعالیٰ عَلَيْهِ (سال وفات: 1252ھ / 1836ء) لکھتے ہیں: ”وفي حاشية الفتال عن البرجندی: ولو كان يصلی قاعداً ينبغي أن يحازی جبهته قدام ركبتيه ليحصل الرکوع، قلت: ولعله محمول على تمام الرکوع، وإنما فقد علمت حصوله بأصل طأطأة الرأس أي مع انحناء الظهر“ ترجمہ: حاشیہ فتاوی میں برجندی کے حوالے سے ہے کہ اگر کوئی شخص بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو، تو اسے چاہیے (رکوع کرتے ہوئے اتنا جھکے) کہ اپنی پیشانی کو دونوں گھٹنوں کی سیدھ میں لے آئے، تاکہ رکوع کی ادائیگی حاصل ہو جائے۔ (علامہ شامی عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں: شاید یہ کلام تمام و کمال رکوع پر محمول ہو گا، و گرنہ تو یہ جان جا چکا ہے کہ رکوع تو صرف سر جھکا دینے سے یعنی ساتھ کچھ بیٹھ جھکانے سے ادا ہو جاتا ہے۔

(رد المحتار مع الدر المختار، کتاب الصلاۃ، جلد 2، صفحہ 167، مطبوعہ کوئٹہ)

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ (سال وفات: 1340ھ / 1921ء) سے سوال ہوا کہ نفل نماز بیٹھ کر ادا کریں، تو رکوع کس طرح ادا کریں یعنی سرین اٹھیں یا نہیں؟ تو آپ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ نے جواباً ارشاد فرمایا: ”رُكُوعٌ میں قدرِ واجبٍ تو اسی قدر ہے کہ سر جھکائے اور پیٹھ کو قدرے خم دے، مگر بیٹھ کر نماز پڑھے، تو اس کا درجہ کمال و طریقہ اعتدال یہ ہے کہ پیشانی جھک کر گھٹنوں کے مقابل آجائے، اس قدر کے لیے سرین اٹھانے کی حاجت نہیں، تو قدرِ اعتدال سے جس قدر زائد ہو گا، وہ عبث و بیجا میں داخل ہو جائے گا۔۔۔ اور نماز میں جو ایسا فعل کیا جائے گا، لا اقل ناپسند و مکروہ تترزیبی ہو گا۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 6، صفحہ 157، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اسی طرح ”فتاویٰ امجدیہ“ میں ہے۔

(فتاویٰ امجدیہ، جلد 1، صفحہ 79، مطبوعہ مکتبہ رضویہ، کراچی)

اور نفل نماز بیٹھ کر پڑھنے کے متعلق تفصیلی حکم بیان کرتے ہوئے صدر الشریعہ مفتی محمد

امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَیٰ عَلَيْہِ لکھتے ہیں: ”کھڑے ہو کر پڑھنے کی قدرت ہو جب بھی بیٹھ کر نفل پڑھ سکتے ہیں، مگر کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے کہ حدیث میں فرمایا: ”بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نصف ہے۔“ (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین و قصرہا، باب جواز النافلة قائمًا و قاعداً... الخ) اور عذر کی وجہ سے بیٹھ کر پڑھے، تو ثواب میں کمی نہ ہو گی۔ یہ جو آج کل عام رواج پڑ گیا ہے کہ نفل بیٹھ کر پڑھا کرتے ہیں بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید بیٹھ کر پڑھنے کو افضل سمجھتے ہیں، ایسا ہے تو ان کا خیال غلط ہے۔ وتر کے بعد جو دور کعت نفل پڑھتے ہیں ان کا بھی یہی حکم ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے اور اس میں اس حدیث سے دلیل لانا کہ حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے وتر کے بعد بیٹھ کر نفل پڑھے۔ (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین و قصرہا، باب صلاۃ اللیل... الخ) صحیح نہیں کہ یہ حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے مخصوصات میں سے ہے۔

(بھاری شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 670، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)



كتاب

مفتي محمد قاسم عطاري

25 ستمبر 2023ء 08 ربیع الاول 1445ھ